سوال

لڑکی کا شادی چھوڑ کر میڈیکل کی تعلیم مکمل کرنا

جواب

لحمد للہ.

ل میں استطاعت وقدرت رکھنے والے کے لیے شادی جلد کرنی چاہیے؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

جماعت تم میں سے جو بھی شادی کی استطاعت رکھتا ہے وہ شادی کرے، کیونکہ یہ نظروں کو نیچا کردیتی ہے، اور شرمگاہ کی حفاظت کرتی ہے، اور جو کوئی استطاعت نہیں رکھتا تو وہ روزے رکھے، کیونکہ اس کے لیے ڈھال ہیں"

بر (5065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1400).

ص کر اس دور میں جس میں فتنہ وفساد اور فحاشی بہت زیادہ پھیل چکی ہے.

کہ ابھی تو آپ فرسٹ ائیر کی طالبہ ہیں اس کا معنی یہ ہوا کہ ابھی طویل انتظار کرنا ہوگا، اور یہ چیز طالب علم یا طالبہ کے لیے صحیح نہیں اس میں عموما اس کی مصلحت نہیں ہے، اور نہ ہی خاص کر جن کی منگنی ہو چکی ہو ان کی کوئی مصلحت ہے.

، لیے بیس برس کی عمر میں شادی کا امکان ہو تو اسے اس عمر سے موخر کرنے میں کوئی مصلحت نہیں کہ اسے پچیس برس کی عمر تک موخر کیا جائے، اور اس پر مستزاد یہ کہ یہ منگنی کا عرصہ بھی طویل ہو جائیگا جو قابل ستائش نہیں؛ کیونکہ اس میں منگیتر کا آپس میں ایک دوسرے سے تعلق قائم ہو جاتا ہے، اور اگر یہ فرض

ہ علم ہونا چاہیے کہ جسے خدشہ ہو کہ وہ کسی حرام کام میں پڑ جائیگا تو اس کے لیے شادی واجب ہو جاتی ہے چاہے وہ زیر تعلیم ہو اور اس کے پاس مالی قدرت ہو تو تعارض کے وقت وہ شادی ہی کرے، اس میں مرد و عورت کا کوئی فرق نہیں.

م :

ی کے بعد تعلیم مکمل کرنے میں کوئی حرج نہیں، لیکن آیا تعلیم اور گھریلو کام کاج کو اکٹھا سر انجام دینا ممکن ہے یا نہیں؟

سے مختلف ہے یعنی جس طرح کا شخص ہوگا اس طرح کا حکم، اور ضروریات کے اعتبار سے بھی مختلف ہو سکتا ہے، اور اسی طرح تعلیم کی نوعیت بھی مختلف ہو سکتی ہے، اور پھر بچوں کا ہونا اور نہ ہونا بھی مدنظر رکھا جائیگا، مشاہدہ ہے کہ کچھ لوگوں کے لیے ایسا کرنا ممکن ہے، اور کچھ لوگوں کے لیے یہ ممکن نہیں بلکہ

، لیے ہم آپ کو نصیحت کرتے ہیں کہ آپ استخارہ بھی کریں اور مشورہ بھی اور اس کے بعد کوئی فیصلہ کریں.

لی سے دعا ہے کہ وہ آپ کو ہر خیر و بھلائی کی توفیق سے نوازے.

واللہ اعلم.

اسلام سوال وجواب

85469